4822CH12

جھوٹے کی کہانی

ایک رئیس یا شاید کوئی نواب جو کسی دور دراز ملک سے واپس آیا تھا، دیہات میں اپنے دوست کے ساتھ سیر کر رہا تھا اور جھوٹے سچّے قصّے سنا رہا تھا کہ میں نے فلاں چیز دیکھی اور فلاں جگہ گیا۔ کہنے لگا ''نہیں بھائی، اب ایسے عجائبات کیوں کبھی دیکھنے کو ملیں گے۔ یہ تمھارا ملک بھلا کوئی رہنے کی جگہ ہے؟ کبھی تو سردی، کبھی اتنی گرمی کہ خدا کی پناہ، کبھی سورج ہے کہ مہینوں بادلوں میں منہ چھپائے بیٹھا رہتا ہے، کبھی ایسا تیز چمکتا ہے کہ آنکھیں چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ وہاں دیکھو، بس جنت کا مزہ ہے! اسے یاد کرنے سے بھی دل کو فرحت ہوتی ہے۔ نہ لحاف کی ضرورت نہ لالٹین کی۔ نہ کبھی رات نہ اندھیرا، پورا سال بہار کا دن معلوم ہوتا ہے۔ وہاں نہ کوئی ہل چلاتا ہے نہ بوتا ہے اور اس پر دیکھو ہر چیز پیدا ہوتی ہے اور پھلتی پھولتی ہے۔ ایک مرتبہ میں نے وہاں ایک کھیرا دیکھا تھا، ابھی تک ویسی کوئی چیز نہیں دیکھی۔ تم یقین نہیں کروگے، مگر میں کہتا ہوں کہ خدا کی قسم .... پہاڑ کے برابر تھا!''

دوست نے جواب دیا ''سبحان اللہ، عجب ہی چیز ہوگی۔ لیکن یوں تو ساری دنیا عجائبات سے بھری ہے، ہم خود ہی غور نہیں کرتے۔ ابھی تھوڑی دیر میں ہم ایک چیز دیکھنے والے ہیں۔ میں شرط بدنے پر تیار ہوں کہ ایسی چیز تمھارے دیکھنے میں بھی نہ آئی ہوگی۔ وہ پُل دیکھو، وہ جس پر کہ ہمارا راستہ جاتا ہے۔ یوں تو وہ ایک بہت معمولی سا

پُل ہے، مگر اس میں یہ حیرت انگیز خاصیت ہے کہ جھوٹا آدمی اس پر سے کبھی گزر نہیں سکتا............ آدمی تھوڑی دُور تک پہنچا نہیں کہ ٹھوکر کھاتا ہے اور دھڑام سے پانی میں گِر جاتا ہے۔ سچّا ہو تو چاہے گھوڑا گھوڑی لے کر بھی گزر جائے، کچھ نہیں ہوتا۔''

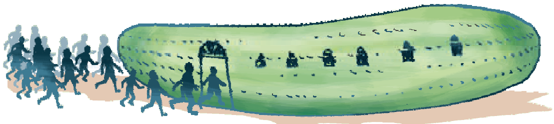

''اچھا! اور دریا کیسا ہے؟'' دوست نے کہا۔

''ندی ہے، کوئی نالا تو ہے نہیں۔ تم خود سمجھ لو۔ مگر خیال کرو، دنیا میں کیا کچھ نہیں ہوتا۔ تم نے جس کھیرے کا ذکر کیا ہے وہ بے شک بڑا تو ضرور تھا.................. کیا بتایا تھا تم نے .... پہاڑ جیسا؟''

''نہیں پہاڑ تو نہیں، مگر گھر کے برابر یقیناً ہوگا۔''

''پھر بھی ایسی بات ماننا مشکل ہے۔ لیکن ہمارا پُل جس پر سے ہم ابھی گزرنے والے ہیں وہ بھی کچھ کم نہیں، کہ وہ جھوٹے کو اپنے اُوپر سے جانے نہیں دیتا................. سبھی جانتے ہیں ابھی تھوڑے دن ہوئے دو اخبار والے اور ایک درزی اسی پر سے گِر کر ڈوب گئے۔ پھر بھی اگر تمہارا کہنا صحیح ہے تو وہ مکان کے برابر کھیرا جو تم نے دیکھا تھا عجیب ہی ہوگا؟''

''نہیں اس میں کوئی ایسی تعجب کی بات نہیں۔ دیکھو نا پوری بات بھی تو معلوم ہونا چاہیے۔ تم یہ نہ سمجھو کہ ہر جگہ ویسے ہی بڑے بڑے مکان ہوتے ہیں جیسے ہمارے یہاں۔ وہاں جانتے ہو مکان کیسے ہوتے ہیں، بس اتنے بڑے کہ ان میں دو آدمی گھُس سکتے ہیں اور وہ بھی بڑی مشکل سے اُٹھ بیٹھ سکتے ہیں۔''

''خیر اگر ایسا بھی ہے تو اس کھیرے کو جس میں دو آدمی سما جائیں عجائباتِ قدرت میں سمجھنا کون سی گناہ کی بات ہے۔ ہمارا پُل بھی ایسا ہے کہ چوتھے پانچویں قدم ہی پر جھوٹے کو دریا میں ڈھکیل دیتا ہے۔ تمھارا مکان کے برابر کھیرا..................''

یہاں پر جھوٹے نے بات کاٹ کر کہا ''بھئی سنو تو! آخر یہ کون سی زبردستی ہے کہ پُل کے اوپر ہی سے جائیں۔ آؤ کہیں اُتھلا ہو تو وہیں سے نکل چلیں!''

(مترجم محمد مجیب)

مشق

1 معنی یاد کیجیے:

رئیس	:	امیر
فرحت	:	خوشی
دُوردراز	:	بہت دُور
عجائبات	:	عجیب کی جمع، عجیب وغریب چیزیں
دیہات	:	گاؤں
یقیناً	:	قطعی، بالکل

2 غور کیجیے:

(i) جھوٹ بولنے والا ہمیشہ اس ڈر میں مبتلا رہتا ہے کہ اس کی حقیقت سامنے نہ آ جائے۔ اس کہانی میں یہی خیال بہت عمدہ طریقے سے پیش کیا گیا ہے۔

(ii) اس سبق میں لفظ عجائبات اِستعمال ہوا ہے۔ لفظ عجیب کی جمع عجائب ہے اور عجائب کی جمع عجائبات ہے۔ اس طرح عجائبات لفظ عجیب کی جمع الجمع ہے۔ اسی طرح خبر کی جمع اخبار ہے اور جمع الجمع ''اخبارات'' ہے۔

3 سوچیے اور بتائیے:

(i) رئیس کہاں جا رہا تھا؟

© NCERT not to be republished

(ii) رئیس نے موسموں کا ذکر کس کس طرح کیا ہے؟

(iii) رئیس نے اپنے ساتھی کو کون سی کہانی سنائی؟

(iv) رئیس کے دوست نے اس کے جھوٹ کا امتحان کیسے لیا؟

(v) 'جھوٹے کی کہانی' سے کیا سبق ملتا ہے؟

4 خالی جگہوں کو مناسب الفاظ سے بھریے:

کھیرا   چیز   سیر   درزی   دھڑام

(i) دیہات میں اپنے دوست کے ساتھ.................کر رہا تھا۔

(ii) ایک مرتبہ میں نے ملک روم میں ایک ....دیکھا تھا۔

(iii) ابھی تھوڑی دیر میں ہم ایک...........................دیکھنے والے ہیں۔

(iv) آدمی تھوڑی دور تک پہنچا نہیں کہ ٹھوکر کھاتا ہے اور.................. سے پانی میں گر جاتا ہے۔

(v) ابھی تھوڑے دن ہوئے دو اخبار والے اور ایک.................اسی پر سے گر کر ڈوب گئے۔

5 درج ذیل الفاظ کے مترادف لکھیے:

مکان   گاؤں   قصّہ

6 عملی کام:

(i) اس کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کیجیے۔

(ii) ایسی ہی کوئی دوسری کہانی تلاش کیجیے۔

© NCERT not to be republished